Lesson 5: Al-Isra (Ayaat 53- 65): Day 20 سُوۡرَۃُ بَنِیۡۤ اسرآئیل / الإسرَاء کی تفسیر

- اسی طرح سے شیطان کا ایک اور وار یہ ہے کہ بے کار باتوں میں الجھا کر کارآمد چیزیں چھڑوا دیتا ہے مثلاً "ملحان" نام کا ایک شیطان ہے، جس کا کام وضو کے درمیان وسوسے ڈالنا ہے۔ اس میں اتنا لگوائے گا کہ جماعت چھوٹ جائے گی جب کبھی وضو کے درمیان وسوسے آنے لگیں تو سمجھ لیں کہ وہ آپکے اوپر آ گیا ہے۔
- اسی طرح اس کا ایک اور کام کہ یہ آپس میں بغض ڈلواتا ہے۔
- پھر اسی طرح ابلیس سرگوشیاں بھی کرواتا ہے، جس کو 'نجویٰ' کہتے ہیں۔ کچھ لوگ بیٹھے ہوں گے تو ان کے دل میں ڈال دے گا کہ ان کے خلاف باتیں کرو۔
- پھر اسی طرح ابلیس جادو ٹونہ کرواتا ہے۔ لوگوں کو چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال دلاتا ہے کہ تم پہ تو کسی نے جادو ٹونہ کیا ہے۔
- پھر اس کے بعد شریعت کی پابندی میں سستی کرواتا ہے کہ یہ آج کے دور میں نہیں ہو سکتا۔
- پھر اسی طرح بائیں ہاتھ سے کھلانے کی رغبت دلاتا ہے۔

صحیح مسلم کی روایت۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ کھاتا پیتا ہے۔ اسی طرح آج ہمارے کلچر میں ہے کہ دائیں ہاتھ میں کوک ہے تو بائیں ہاتھ میں برگر ہے۔ بعض دفعہ اچھے بھلے لوگ دائیں ہاتھ سے لکھ رہے ہوتے ہیں تو بائیں ہاتھ سے پانی پی رہے ہوتے ہیں۔

مسند احمد کی روایت۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر پانی پیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ بلی تمہارے ساتھ کھائے، کہا نہیں، تو فرمایا؛ جب تم کھڑے ہو کر یا بائیں ہاتھ سے کھاتے ہو تو شیطان تمہارے ساتھ دیتا ہے۔

اسی طرح شیطان کی خواہش ہوتی ہے کہ ہم ہر کام کرتے وقت بایاں ہاتھ استعمال کریں اور بایاں پاؤں رکھیں اور یہ آزمایا ہوا ہے کہ لاشعوری طور پر پہلے لیفٹ ہینڈ چلتا ہے۔ جب بھی کسی کام میں لفٹ ہینڈ پہلے ڈالیں تو برکت اٹھ جاتی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی جگہ کھانے پر بیٹھنے لگے تو ایکدم سے باہر سے ایک بچہ آیا اور اس میں ہاتھ ڈال دیا۔

اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بچے کھانے میں ہاتھ پہلے مارتے ہیں اور اکثر بایاں ہاتھ مارتے ہیں، تو یہ شیطان ڈلواتا ہے۔ جس چیز میں بایاں ہاتھ ڈل جائے اس میں برکت ختم ہو جاتی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم اس وقت ابلیس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے۔ پہلے وہ ایک بچی کی صورت میں آیا، پھر ایک بکری کی صورت میں آیا، اور اب میں نے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے۔

اس لئے جب بھی کھانا شروع کریں، یا ڈالنے لگیں تو بسم اللہ پڑھیں اور دائیں ہاتھ سے شروع کریں۔ اور کبھی بھی بچوں کو بیچ میں سے لقمہ اچکنے نہ دیں۔ اس سے بھی خیر چلی جاتی ہے۔

پھر اسی طرح اگر ہم گھر میں داخل ہوتے وہ دعا نہیں پڑھتے تو شیطان ہمارے ساتھ داخل ہو جاتا ہے۔

حدیث۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب انسان گھر میں داخل ہو اور دعا مانگے بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا تو شیطان پھر ادھر نہیں آتا۔

اسی طرح لفظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص گھر سے نکلتا ہے اور دعا پڑھتا ہے بِسْمِ اللّٰہ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تو شیطان دور چلا جاتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ فرشتہ اس کے جواب میں کہتا ہے تو ہدایت دیا گیا، تیری کفایت کی گئی اور تمہیں شیطان سے بچا لیا گیا۔

اکثر لوگ دعا اس وقت پڑھتے ہیں جب خوشگوار موڈ میں ہوں اور اسی فیصد لوگ تو بچوں کو گھر سے ڈانٹتے ہوئے نکلتے ہیں اور اکثر لوگ اس وقت تفکرات میں ہوتے ہیں۔ اور دعا نہ پڑھنے سے نقصان یہ ہو گا کہ شیطان نقصان دے گا۔ یہی وجہ ہوتی ہے کہ دعا نہ پڑھنے سے بچے گاڑی میں بیٹھتے ہی لڑنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس کے پیچھے وجہ یہی ہوتی ہے کہ ہم نے کوئی دعا چھوڑی ہوتی ہے۔

پھر اسی طرح جب ہم خالی گھر میں جاتے ہیں تو السلام علیکم کہنا چاہیے، چونکہ جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو شیطان بھاگ جاتا ہے۔ اسی طرح صبح شام کی دعائیں، طہارت کا اہتمام اور باوضو رہنا اور بلا ضرورت غسل کی حاجت نہ ہو انسان کے اوپر اور اعوذ باللہ کثرت سے پڑھیں۔ اور اگر کہیں شیطانی ماحول محسوس ہو رہا ہو تو پوزیشن بدل لیں، اونچی آواز سے استغفار کریں۔ مباح چیزوں کو آہستہ آہستہ زندگی سے نکال کر ان کی جگہ نیکیوں والی چیزیں لے کر آئیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ شیطان نماز پڑھنے والوں سے مایوس ہو جاتا ہے، کیونکہ نمازی بندے

پر شیطان کا اثر کم ہی آتا ہے۔ کیونکہ اس کو پتہ ہوتا ہے کہ انہوں نے میری بات نہیں مانی۔

اسی طرح اپنے کھانے کی عادتیں درست کریں جس طرح کھانے میں عجوہ کھجور ہے۔ اس کے بارے میں آتا ہے کہ جو روز صبح کو اٹھ کر ایک یا تین یا طاق کھجوریں کھاتا ہے تو شیطان کا اثر اس پر نہیں آتا۔

اور پھر جتنا حلال کھائیں گے اتنا ہی شیطان بھاگے گا۔ شیطان حرام کے لقموں میں بڑی خوشی سے آتا ہے۔ کیونکہ اس سے اس کا کام آسان ہوتا ہے۔ دنیا میں سب سے پہلا کام اس نے انسان کو حرام کھلایا تھا۔

شیطان کا ایک اور ہتھکنڈا کہ وہ بھلوا دیتا ہے، نیکیوں کی نیت بھلا دیتا ہے۔ جیسے یوسف علیہ اسلام کو جیل میں دیکھا تو قیدی کو بھلوا دیا، موسیٰ علیہ السلام اور یوشع بن نون جا رہے تھے تو یوشع بن نون کو بھلوا دیا اور آگے چلے گئے۔ اس کا تذکرہ اگلی صورت میں ہم پڑھیں گے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ آدم بھول گئے، غلطی سے پھل کھا گئے۔ سورۃ مجادلہ میں بھی ہے کہ شیطان اللہ کا ذکر بھلا دیتا ہے۔

پھر ایک اور کام جو شیطان کرتا ہے کہ وہ انسان کو خوف دلاتا ہے، لوگوں کا خوف باتوں کا خوف، حکومت کا خوف، پکڑے جانے کا خوف، مسلمان ہو تو خوف، روزے رکھو گے تو صحت چلی جائے گی۔ پردہ کر لیا تو بلڈ پریشر ہائی ہو جائے گا۔

اسی طرح شیطان انسانی خواہشات کو ابھارتا ہے یعنی نفس کی خواہشات، کھانے کی خواہش، آج یہ کھا لو، کل یہ کھا لو، بلا وجہ ٹی وی کے آگے بیٹھے رہنا، یعنی خواہشات میں سے خواہشات نکالتا جاتا ہے۔ دین

کے بارے میں دل میں شکوک شبہات ڈال دیتا ہے اور شیطان اس طرح سے انسان کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔

صحیح بخاری کی روایت۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے وہ دل میں ڈالتا ہے کہ تمہیں کس نے پیدا کیا, تم کہتے ہو اللہ نے, پھر کہتا ہے یہ بتاؤ کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا فرمایا; جو نہی تمہیں یہ خیال آئے تو وہی رک جاؤ کیونکہ یہ شیطان ہے۔

صحابہ کرام فرمایا کرتے تھے کہ بعض دفعہ ہمارے دل میں ایسے ایسے خیالات آتے ہیں اگر ہم اس کو زبان پر لائے تو اس سے بہتر ہے کہ ہم جل کر راکھ ہو جائیں۔

ایک اور چیز شیطان سے بچنے کے لئے کی اپنے سونے اور جاگنے کے معمول کو بدلیں۔ بعض دفعہ ہم پوری نیت کرتے ہیں ایکٹیو ہونے کی کہ اور زیادہ نیکیاں کریں لیکن پھر ہم شرمسار ہوتے ہیں۔ وجہ کیا ہے کہ ہماری سونے کی عادات ٹھیک نہیں ہیں۔ جیسے الٹا سونا، حدیث میں آتا ہے کہ یہ جہنمیوں کا سونا ہے۔ دائیں سائیڈ اوپر اور بائیں سائیڈ نیچے ہو، اس سے بھی شیطان کا اثر آتا ہے کیونکہ اس سے دل دبتا ہے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں سائیڈ پہ سوتے تھے۔

پھر اسی طرح شیطان خوابوں میں بھی اذیت دیتا ہے۔ جب ہم دن میں غلط کام کرتے ہیں اور تھک جاتے ہیں تو پھر وہ خوابوں میں رات کو آکر ہمیں ستاتا ہے۔ یہ گندے خواب سب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ خواب میں کسی کو مرتا دیکھنا، سانپ دیکھنا، قتل ہوتے دیکھنا، یہ سب اذیت دیتا ہے۔ کیونکہ اگر رات کو اذیت ہو تو اگلا سارا دن اذیت میں گزرتا ہے۔ شیطان کی کمیٹمنٹ دیکھیے کہ ہم سو جاتے ہیں لیکن یہ نہیں سوتا کیونکہ یہ انسان کے خون میں گردش کرتا ہے یہ ہمارے ارد گرد ہے۔

ایک اور چیز جس سے ہم شیطان سے بچ سکتے ہیں کہ اپنے آپ کو احساس دلائیں کہ شیطان مجھ سے زیادہ کمزور ہے اور مجھ سے کم تر ہے۔ اس سے اندر قوت آئے گی۔ اخلاص بڑھاتے جائیں گے، اس سے بھی اپنے اندر قوت آئے گی۔ اسی طرح کھلی جگہ پر قضائے حاجت کرتے ہوئے بھی شیطان آجاتا ہے۔ سج سنور کر پرفیوم، خوشبو لگا کر جب ہم کھلی جگہوں پر جاتے ہیں، خاص طور پر پانیوں کے قریب تو شیطان کا اثر ہوتا ہے۔ پھر شیطان چمٹ جاتے ہیں۔ جس طرح لڑکے نظر رکھتے ہیں اس طرح شیاطین بھی لڑکیوں پہ نظر رکھتے ہیں۔

ایک واقعہ تھا کہ ایک لڑکی کی شادی سے چند دن پہلے اس کی آواز بند ہو گئی تھی بعد میں پتہ چلا کہ اس سے کوئی جن محبت کرتا تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ اس کی شادی ہونے والی ہے تو وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی شادی ہو حسد کی وجہ سے، تو اس جن نے اس کی آواز بند کر دی۔ پتہ کیا چلا جب ہم اپنے آپ کو ایکسپوز کرتے ہیں خاص طور پر مغرب کے وقت جنات اپنے گھروں کو جارہے ہوتے ہیں، اس وقت جتنا ایکسپوز کریں گے اتنا ہی جن آپ کے اوپر آئے گا۔ پھر اسی طرح اپنے ایمان کو مضبوط کریں حضرت عمر سے شیطان اسی لئے بھاگتا تھا کیونکہ ان کا ایمان مضبوط تھا۔

پھر اسی طرح سرگوشیوں سے اور کانوں میں باتیں کرنے سے بچیں۔

شیطان کا ایک وار ہے کہ آج کا کام کل پہ ڈلواتا ہے اور کل کبھی نہیں آتی۔ اور پھر شیطان انسان کی ناک کی کوٹھری میں رات بسر کرتا ہے۔ جو رطوبت اور ریشہ وغیرہ ہوتا ہے وہ سب ادھر پھنس جاتا ہے۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سو کر اٹھتے تو بائیں سائیڈ سے ہڈی کو تین دفعہ جھاڑتے، اس

سے شیطان بھاگ جاتا ہے، اور یہ عمل کر کے دیکھیں فجر سے پہلے تین دفعہ ناک کو جھاڑنا ہوتا ہے، کس طرح شیطان بھاگ جاتا ہے۔

بخاری کی روایت۔ شیطان رات کو سونے سے پہلے ہمارے سر کے بالوں پر تین گرہ لگاتا ہے اور گرہ لگاتے ہوئے پڑھتا ہے، سوجا! رات بڑی لمبی ہے۔ جب بندہ فجر کے لئے اٹھتا ہے، وضو کرتا ہے، تو پہلی گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر نماز پڑھتا ہے، ذکر کرتا ہے، تو یہ گرہیں کھل جاتی ہیں۔ پھر سارا دن انسان ہشاش بشاش رہتا ہے۔ اس کے برعکس جو انسان سوتا رہے اور فجر اس کی ضائع ہو جائے وہ سارا دن شیطان کے شکنجے میں رہتا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ اگر انسان سورج کے چڑھنے تک سوتا رہے تو شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کر دیتا ہے۔ پھر اسی طرح اذان کی آواز سے شیطان بھاگ جاتا ہے، لہذا گھروں میں اذان کا اہتمام رکھیں۔

صحیح مسلم کی روایت ۔ صحیح مسلم کی روایت ہے کہ اذان کی آواز پر شیطان بھاگ جاتا ہے اور جب اذان ختم ہوتی ہے تو پھر واپس آجاتا ہے۔ پھر اقامت کی آواز پر بھاگ جاتا ہے جونہی اقامت ختم ہوتی ہے پھر واپس آجاتا ہے۔ اسی طرح جب بندہ نماز شروع کرتا ہے تو شیطان بندے اور نفس کے بیچ میں آجاتا ہے۔ نماز میں جو وسوسے آتے ہیں وہ اسی طرح سے آتے ہیں۔

شیطان کے اغراض و مقاصد۔

- پہلی بات شیطان کہتا ہے کہ اگر ہم جنت میں نہیں گئے تو تم کیوں جاؤ۔

- شیطان چاہتا ہے کہ لوگ اسی طرح کا اخلاق اور کردار اپنالیں اور اللہ کی مرضی کی بجائے اپنی مرضی کے تابع ہو جائیں، اور اس کے آلہ کار بنیں اور جہنم میں جائیں۔
- اسی طرح شیطان انسان کو ریلیکس کر دیتا ہے یہ کہہ کر کہ کوئی بات نہیں تم سے بھی زیادہ خراب لوگ ہیں تم فلاں سے تو زیادہ اچھی ہو۔
- پھر اسی طرح مال کے لالچ میں پھنسنے والا، شخص شیطان کے پھندے میں آجاتا ہے۔

حسن بصری کا واقعہ۔ حسن بصری کہتے ہیں کہ ایک جگہ تھی تو وہاں لوگ درخت کی پوجا کرنے لگے۔ ایک شخص اس درخت کو کاٹنے گیا۔ جب گیا تو شیطان اُس شخص کے پاس روپ بدل کر آگیا؛ کہنے لگا تو اس درخت کو کیوں کاٹتے ہو۔ اس جوان نے کہا کہ تم پیچھے ہٹو، لوگ اس کی پوجا کرتے ہیں، میں اس درخت کو کاٹ دوں گا۔ کہنے لگا دیکھو درخت کاٹ دوگے، اتنا نقصان ہو گا، تو تم ایسا کرو درخت نہ کاٹو میں روز تمہیں دو درہم دیا کروں گا۔ اس شخص کے دل میں خیال آیا اور چلا گیا۔ شیطان نے کہا روز صبح اٹھا کروگے تو دو درہم تمھارے تکیے کے نیچے ہوا کریں گے، تو کہا ٹھیک ہے۔ اگلے دن صبح اٹھا تو دو درہم تکیہ کے نیچے تھے۔ چند دن تک ملتے رہے پھر اس کے بعد ختم ہو گئے۔ شیطان تو خود کہتا ہے میرے دعوے دھوکے کے ہیں، جھوٹے ہیں، وہ شخص پھر غصے میں آگیا کہ اپنی کلہاڑی اٹھائی اور درخت کو کاٹنے لگا۔ شیطان نے اس کو اوپر سے پکڑا اور اس کا گلا دبانے لگا۔ اس نے کہا تم کون ہو، اس نے کہا میں اس دن بھی آیا تھا، میرا وار نہیں چلا تھا کیونکہ تم اللہ کی محبت میں شرک سے بچنے کے لیئے اس درخت کو کاٹنے آئے تھے اور آج درہم نہ ملنے کے خوف سے کاٹنے آئے ہو۔ اب چونکہ تمہارے دل میں مال کی محبت آگئی ہے تو اب تم میرے قابو میں ہو۔

سورۃ الاعراف میں آتا ہے شیطان کی مثال اس کتے کی سی ہے جس کی رال دنیا کے لیے ٹپکتی رہتی ہے۔ پھر اسی طرح بعض دفعہ قرآن پڑھنے کے باوجود بھی شیطان انسان کے اوپر آجاتا ہے۔ اس وقت آتا ہے جب بندہ اس کتاب کو پڑھے لیکن دل پر اثر نہ لیں اور اس کی کہی ہوئی بات پر عمل نہ کرے، منافق شخص پر انسان بہت جلدی آتا ہے۔

روایت میں آتا ہے کہ میں نے جنوں اور انسانوں کے شیطانوں کو عمرؓ سے بھاگتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت کیوں کہ ان کا ایمان پختہ تھا۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سفر میں ہو تو اونٹ کے بال پکڑ کر قابو میں کرے کیونکہ شیطان ان کے اندر بھی آجاتا ہے۔ اسی طرح سے شیطان انسان کے اندر آتا ہے۔

شیطان ہمارے جسم کے اندر کیسے داخل ہوتا ہے؟

1: جب ناخن لمبے ہو جاتے ہیں تو شیطان ان کے ذریعے ہمارے جسم کے اندر داخل ہوتا ہے۔

پھر اسی طرح جب جمائی لیتے ہوئے منہ کو کور نہیں کیا جاتا تو شیطان ہمارے منہ کے اندر جاتا ہے۔ اسی لئے فرمایا جمائی لیتے وقت منہ پر ہاتھ رکھو۔

2۔ اسی طرح رات چونکہ ناک کی کوٹھڑی میں گزارتا ہے اور صبح اٹھ کر مسنون عمل نہ کریں تو پھر وہ ناک کے ذریعے اندر چلا جاتا ہے۔

3۔ پھر اسی طرح بائیں ہاتھ سے کھانے کی وجہ سے شیطان ہمارے جسم کے اندر چلا جاتا ہے۔

4۔ پھر اسی طرح شدید رویوں کے موقع پر ہمارے اندر جاتا ہے۔ جب ہم شدید غم میں ہوتے ہیں، ڈپریشن دکھی اور شدید خوشی میں بھی،

ان چار حالتوں میں شیطان اندر جاتا ہے اور اکثر یہ چاروں حالتیں عورتوں میں زیادہ ہوتی ہیں، کیونکہ عورتیں زیادہ جذباتی ہوتی ہیں، اس لئے شیطان اندر جاتا ہے۔

شیطان کیسے ورغلاتا ہے؟

شیطان اسلام کے راستے پر بیٹھتا ہے۔ جب کوئی بندہ اسلام میں دلچسپی لے رہا ہوتا ہے تو اس کے پاس آکر کہتا ہے کیا باپ دادا کا دین چھوڑ دو گے۔ پھر تھوڑا ڈراتا ہے۔ اگر انسان نے اس کی یہ بات نہ مانی تو پھر شیطان ہجرت کے راستے میں آ کے بیٹھ جاتا ہے۔ کہتا ہے دیکھو تم نے مال اتنی محنت سے کمایا، اتنی محنت سے گھر بنایا کیا یہ سب اللہ کے لئے چھوڑ کر چلے جاؤ گے، تو انسان پھر بھٹکتا ہے۔

اور اگر انسان اس سے بھی بچ گیا تو پھر شیطان عبادات کے راستے میں آکر بیٹھ جاتا ہے۔ شیطان ہے تو دشمن لیکن سامنے دوست کے روپ میں آتا ہے۔ کیسے پہچانا جائے کہ فلاں میرا دوست ہے یا دشمن؟ کیوں کہ یہ ماں باپ بہن بھائی بیوی اور بچوں کے روپ میں بھی آتا ہے۔ سادہ سا طریقہ ہے؛ کہ جو آپ کو بلا رہا ہے دیکھیں وہ کس طرف بلا رہا ہے، اللہ اور رسول اور قرآن سنت کی طرف بلا رہا ہے تو مان لیں اور اگر غلط کاموں کی طرف بلا رہا ہے تو یہ شیطان ہے۔

امام بخاری کا واقعہ۔ ایک دفعہ امام بخاری ایک موقع پر کسی شخص سے روایت لینے گئے لیکن دیکھا کہ وہ جانور کو ایسے ہلکا سا ہاتھ سے بنا کر دکھا رہا ہے لیکن جب اندر دیکھا تو کھانا نہیں تھا یعنی وہ خالی تھا، تو

انہوں نے وہاں سے پلٹنا پسند کیا کہ جو جانور کو دھوکا دے سکتا ہے وہ میرے ساتھ بھی کر سکتا ہے۔ تو شیطان عموماً اس طرح کے دھوکے دیتا ہے کہ کچھ کہہ دو کوئی بات نہیں، اس سے کچھ نہیں ہو گا۔

وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ اس میں کیا ہے۔ یہ بڑا ہی دکھی موضوع ہے۔ شیطان کا گول ہے کہ مال ہم کمائیں اور خرچ شیطان کے راستے میں ہو۔

مال میں شیطان دو طرح سے شراکت کرتا ہے۔

1۔ کمانے میں

2۔ خرچ کرنے میں۔

کمانے میں حرام اور نافرمانی شامل کر دیتا ہے اور پھر اسی طرح سود وغیرہ بھی ڈل جاتا ہے بعض دفعہ صرف اس نام پہ کہ یہ نکال نہیں سکتے۔

اور خرچ کرنے میں إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ اسراف کرواتا ہے، غلط چیزوں پر لگواتا ہے۔ ایک شوق اور ایک خواہش میں لگوا دیتا ہے۔ شیطان مال اپنے راستے میں بہت لگواتا ہے اور اللہ کے راستے میں پیچھے ہو جاتا ہے۔

اور آج بھی مال کے بارے میں انسان کا اپنا رویہ کیا ہے کہ جب انسان کو اللہ سے سچی محبت آتی ہے تو اس کا مال کس انداز سے لگتا ہے، اگر اس کو دیکھنا ہے تو قرآن پڑھتے ہوئے لوگوں کے رویے دیکھ لیں۔ بعض دفعہ قرآن پڑھنے کے بعد جو زندگی میں تبدیلیاں آتی ہیں، اس میں سب سے بڑی ایک

تبدیلی یہ ہوتی ہے کہ انسان اپنے مال کو اللہ کا مال سمجھتا ہے اور پھر وہ اللہ کے مال کو اس طرح سے خرچ کرتا ہے کہ جوابدہی کا احساس اس کو ہر وقت رہتا ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہمارے خرچ اپنی ذات سے اوپر اٹھ جائیں۔ اللہ کے راستے میں وہی لوگ دیتے ہیں جو دل کے امیر اور غنی ہوتے ہیں۔

سوال شیطان انسان کے مال میں کس طرح شریک ہوتا ہے کہ اس کے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے کہ چونکہ تم کماتے ہو اور اگر تم نے اپنے بچوں کی خواہشات پوری نہ کیں تو پھر تمہارے کمانے کا کیا فائدہ۔ اسی طرح شیطان مال کمانے میں اتنا مصروف کر دیتا ہے کہ نمازیں چھوٹ جاتی ہیں، جمعہ چھُٹ جاتا ہے۔ ایسی نوکری کا کیا کرنا ہے جس سے جمعہ ہی چھوٹ جائے۔ اس سے بہتر ہے کہ آپ بھوکے رہ لیں، آپ کے بچے پانی سے پیٹ بھر لیں گے۔ پھر وہی مال مختلف بیماریوں اور تکلیفوں میں لگ جاتا ہے۔

پھر اسی طرح ہمارے آج کے موضوع کا آخری ایشو اولاد ہے.

وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ شیطان اولادوں میں کیسے شریک ہوتا ہے؟ سب سے پہلی بات کہ اولاد ہو کہ نہ ہو، اس میں دخل اندازی دیتا ہے۔ پہلے تو یہ فیصلے ہی نہیں کرنے دیتا کہ ہمیں بچے ابھی چاہیں کہ نہیں، اللہ اللہ کر کے بندہ اس چنگل سے نکلتا ہے کہ نہیں جو ہمارے حق میں بہتر ہو گا اللہ کر دے گا۔ اس کے بعد شیطان اولاد کو پیروں اور بابوں کی نظر کر دیتا ہے۔ پیراں دِتا، باباجی نے دیا، فلاں جگہ سے ملا۔ پھر اس کے بعد صحبت کے وقت دعا پڑھنے کا خیال ہی نہیں آتا۔

حدیث:- اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ جب شوہر اپنی بیوی سے تعلق قائم کرے اور اس سے پہلے دعا پڑھ لے اللھم جنب الشیطان، اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان سے بچا اور اگر اس ملاقات کے نتیجے میں اولاد ہے تو اس کو شیطان سے بچا۔ تو شیطان پہلے دن سے ہی ہماری اولادوں میں آجاتا ہے۔ شوہر اور بیوی کے تعلقات میں حدوں کو پار کرواتا ہے۔ خوبصورت ناموں کے ساتھ گندے لوگوں کی کاپی کرواتا ہے، جو کبھی مسلمانوں نے سوچا بھی نہ تھا۔ پھر اسی طرح پیدائش کے وقت گھُو کا لگاتا ہے یہ بھی اولاد میں شراکت ہے۔ پھر اسی طرح سے شیطان بچے کی تربیت میں ہمارے ساتھ شامل ہو جاتا ہے۔ جب ہم بچوں کو کپڑے پہناتے ہیں تو اس میں شامل ہو جاتا ہے اور جب کھلاتے پلاتے ہیں تو اس میں شامل ہو جاتا ہے، پھر جوان ہوتے ہوئے بچوں میں جنسی جذبات ابھرواتا ہے۔ پھر اسی طرح ماؤں کا دودھ چھڑوا کر بھی شریک ہو جاتا ہے۔ ہر سال موم بتیاں جلا کر سالگرہ منواتا ہے ہمیں پتہ ہی نہیں کہ اس کے پیچھے کیا ہے۔ سالگرہ کا تصور اس طرح شروع ہوا کہ ان کا خیال تھا کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اُس کے گرد ایولز سپرٹس ہوتی ہیں۔ بدروحیں کہہ لیں، تو اس سے بچانے کے لیئے اُس کے اردگرد موم بتیاں جلاتے۔ جب سالگرہ شروع ہوئی تو صرف پہلے سال منایا جاتا تھا۔

اسی طرح آج ہمارے کلچر میں لوگ بعض دفعہ بچے کے سرہانے قینچی رکھ دیتے ہیں، چھری یا چاقو رکھ دیتے ہیں اور بعض دفعہ تعویذ پہنوا دیتا ہے اور یہ بھی اولاد میں شراکت ہے۔ اور سب سے بڑھ کر کہ اس نے ہماری اولادوں کو ہمارا تو کیا، اللہ کا بھی نہیں چھوڑا۔ ہمیں تو پتہ بھی نہ چلا اور ہمارے بچے شیطان کے ہاتھوں آ گئے۔ ٹین ایج میں بہکانے کے لئے ڈے ون سے ہی پلاننگ شروع کر دیتا ہے۔ بچے کے دل میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ تم اپنے والدین سے بہتر ہو بعض دفعہ ماڈرن ہونے کے چکر میں ہم

اپنے ہی فائدے کی چیزوں کو بھول جاتے ہیں۔ اولادوں میں شراکت یہی ہے کہ اولاد ہماری تو رہ جائے لیکن اُمت کی فرد نہیں بنتی۔ رزق حلال کا اثر نسلوں تک جاتا ہے۔ وہ ایک عورت جس نے دودھ میں پانی ملانا چاہا اور اس کی بیٹی نے منع کیا، پھر وہی عورت بعد میں حضرت عمر کے بیٹے کی بیوی بنی اور عمر بن عبد العزیز کی دادی بنی۔ رزق حلال کا اتنا اثر ہوتا ہے۔ لہٰذا اولادوں کے اوپر نظر رکھیں۔ بچوں کو اس بے رحم معاشرے کے حوالے کرنا یہ بھی شیطان کا چکر ہے۔

تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن، اپنا تو بن

آخری چیز بِصَوۡتِكَ یہاں شیطان کی آواز کا ذکر ہے۔ شیطان کی آواز سے مراد، ہر وہ آواز جو حق کی آواز سے روکے۔ اسلام کے خلاف، نبی کے خلاف اور مسلمانوں کے خلاف باتیں، پھر تعصب کی پکار، میں ٹھیک ہوں، میں سب سے اچھی ہوں، میرا خاندان اچھا ہے۔ پھر اس کی ایک تیسری تفسیر جو بڑے بڑے مفسرین نے کی اس میں 'ساز' آتا ہے۔ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ شیطان کی آواز سے مراد ساز ہے یعنی میوزک۔ شیطان کیسے میوزک کے ذریعے ہمارے اندر آتا ہے، اس چیز کا ذکر آگے سورۃ القمان اور سورۃ نجم میں بھی آئے گا لیکن جس راستے سے آج شیطان نے ہمیں بہت زیادہ تکلیف دی ہے وہ 'میوزک' ہے

حدیث:- اللہ کے نبیؐ نے فرمایا؛ ساز دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے، جیسے بارش سے سبزہ اُگتا ہے۔ توبہ کرنے کے بعد آج بھی اگر کسی کو مجبوراً میوزک کی محفل میں بٹھا دیا جائے تو دل میں تبدیلیاں محسوس کریں گے۔ جو بچے میوزک سنتے ہیں، ان کو قرآن سمجھ نہیں آتا۔ جب تک آپ

میوزک نہیں چھوڑیں گے یہ قرآن دل میں نہیں بیٹھے گا۔ جو لوگ قرآن پڑھ کے بھی نہیں بدلتے وہ کسی نہ کسی طرح سے میوزک میں ہیں۔ جس حد تک بچ سکتے ہیں ضرور بچیں۔

شیطان سے نہیں بچیں گے تو پھر وہیں پہنچیں گے جہاں وہ ظالم پہنچے گا۔

بِصَوۡتِكَ کا ایک مفہوم 'وسوسہ' ہے۔ شیطان دل میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ وسوسہ کہتے ہیں ہوا کے چلنے سے پتوں میں سرسراہٹ کا پیدا ہونا۔ شیطان پہلے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ لوگوں کے بارے میں بدگمانی۔ دل میں ڈالنا کہ لوگ تمہارے خلاف باتیں کر رہے ہیں۔ یہ بھی شیطانی وسوسہ ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں اس سے مراد ہر وہ آواز ہے جو گناہ کی طرف راغب کرے اور برائی کی طرف بلائے۔ کسی بھی انسان کی آواز جو برائی کی طرف بلائے۔

ابن عباس مجاہد اور امام سیوطی، یہ ہمارے اسلاف میں سے تھے کہتے ہیں؛ ہر وہ آواز جو اللہ کے ذکر سے غافل کرے، وہ گانا بھی ہے اور آلات موسیقی بھی ہیں۔ پھر اسی طرح برائی کی مجلسوں میں شیطان اترتے ہیں۔ جیسے اچھی محفلوں میں فرشتے اترتے ہیں۔ سورۃ مریم آیت نمبر 83 میں ہم پڑھیں گے اللہ تعالی کہتے ہیں؛ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ ہم شیاطین کو کفار پر اتارتے ہیں جو ان کو تکلیف دیتے ہیں۔ اس طرح پوئٹری، گندی شاعری، بیہودہ باتیں، جو ہو نہیں سکتیں۔ اسی طرح سورہ شعراء کی آخری آیات میں بھی ہم پڑھیں گے "کیا تمہیں بتائیں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں، ہر جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں"

اسی طرح جو لیڈر ٹائپس لوگ ہوتے ہیں ان پر شیطان اثر کرتے ہیں۔ جس طرح فرعون خراب ہوا تو

اس نے باقیوں کو بھی خراب کیا۔اسی طرح افراد پر شیطان تب آتا ہے جب ذکر سے دور ہوتے ہیں۔ جو رحمان کے ذکر سے منہ پھیرتا ہے،ہم اس پر شیطان کو مسلط کر دیتے ہیں۔

ابن مسعود کا واقعہ: ابن مسعود ایک دفعہ بازار سے گزرے تو بچی گانا گا رہی تھی تو آپ نے فرمایا؛ شیطان اگر کسی کو چھوڑتا تو اس بچی کو چھوڑ دیتا، لیکن ظالم نے اس کو بھی نہیں چھوڑا۔ پھر اسی طرح اگر میوزک کو بیک ٹریک کر کے سنا جائے تو اس میں سے کچھ آوازیں آتی ہیں۔ سنگرز کا کہنا ہے کہ گانوں میں شیطانی آوازیں ہوتی ہیں۔

امریکہ کے سکول کی بات ہے کہ کسی سکول میں ایک بچے نے کسی دوسرے بچے کو قتل کر دیا۔ڈاکٹرز کے چیک اپ پر جب پوچھا گیا کہ بچہ سب سے زیادہ کونسا سونگ سنتا تھا، تو والدین نے بھی وہ سونگ بتایا جو بچہ بڑے شوق سے سنتا تھا۔ پھر جب اس سونگ کو بیک ٹریک کیا گیا تو اس کا ایک ہی پیغام تھا kill me ۔ انہوں نے بتایا کہ لاشعوری طور پر اس بچے کو قتل کے اتنے میسج گئے ہیں کہ پھر اس نے قتل کرنا شروع کر دیے۔

کارٹون دیکھنے کا ایفیکٹ: ایک خاص cartoon, ایک ماں نے کہا کہ ایک بچی کارٹون دیکھتی تھی۔ وہ نفسیاتی مریض ہو گئی۔ نہ وہ کھاتی نہ سوتی جب تک اس کو وہ کارٹون نہ دکھائے جاتے۔ ریسرچ کے بعد پتہ چلا کہ cartoon کے اندر ایک ایسا میسج ہے، جس طرح شراب کا نشہ ہو جاتا ہے، اسی طرح بچوں کے اعصاب کو جب تک وہ چیزیں، وہ تصویریں نہ دکھائی جائیں تو وہ بچے اپنے آپ کو مینٹلی طور پر ریلیکس محسوس نہیں کرتے۔

ایک کمپنی کی ریسرچ

ایک کمپنی نے دس ہزار ڈالر انعام رکھا کہ ایک مہینے تک ٹی وی نہیں دیکھیں گے۔ یعنی انہوں نے یہ اعلان کر دیا کہ جو فیملی ایک مہینے تک ٹی وی نہ دیکھے، ان کو دس ہزار ڈالر انعام دیا جائے گا۔ تین فیملیوں میں سے ایک نے 25 دن بعد، دوسری نے پندرہ دن بعد اور ان میں سے جتنے لوگ بھی تھے صرف ایک فیملی تھی جو اس وعدے پر قائم رہی ایک مہینہ ٹی وی نہیں دیکھنا، کچھ دن بعد وہ ٹی وی دیکھنے پر مجبور ہو گئے۔ اور کہا جاتا ہے سب نشہ آور چیزوں میں سے سب سے بڑا نشہ ٹی وی دیکھنا ہے۔

پھر اسی طرح ایک جیپنیز کارٹون تھا، اس میں کچھ اتنا گند اسٹف تھا کہ جس کو وہ اڈلٹ کارٹون کہتے تھے۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ نارمل لوگوں میں سے کچھ لوگ ٹی وی دیکھتے ہیں، لیکن بہت کم لوگ ہیں جو اس کے اثر سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں، کوشش کے باوجود بھی لوگ اپنے گھروں میں نہیں بچ پاتے۔ کارٹون میں ہر تصویر کو الگ الگ پیش کیا جاتا ہے۔ جب کہ موویز میں کلپس ہوتے ہیں، اس لیے وہ کہتے ہیں کہ کارٹون کا اثر دماغ پر زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر اینگل کی ایک الگ تصویر ہوتی ہے جس کو وہ جلدی جلدی گزارتے ہیں تو ایسے لگتا ہے تصویریں گزر رہی ہیں۔ کتنی محنت کرتے ہیں۔ کارٹون دیکھنے والے بچوں میں دس سال سے پہلے ہی ویٹ ڈریمز شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ بچے جلدی بڑے ہو جاتے ہیں۔

ویڈیو گیمز کا اثر بھی دماغ پر ہوتا ہے۔ اسی طرح ان کارٹونز میں جو مذاق کیا جاتا ہے، جیسے الہ دین ایک بڑا معروف کارٹون ہے۔ اس میں پھل بیچنے والا چوری پھل کھانے والا کا ہاتھ کاٹتے دکھائی دیتا ہے۔ پھر ایک کارٹون ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لڑکیوں والے فراک میں نیم برہنہ دکھایا گیا۔ یہ تو ایک بہت بڑا روگ ہے۔

پھر انہوں نے ایک اور ریسرچ کی بچوں کی بجائے کچھ جانوروں کو کارٹون دکھائیں۔ کہتے ہیں کہ وقتی طور جانور ان کو اچلتے کودتے دیکھ کر تھوڑی دیر مسکرائے پھر ڈیپ ڈیپریشن میں چلے گئے۔ جانوروں تک میں بھی اسکا ایموشنلی اثر ہوتا ہے۔ ہر چیز مہنگی ہوتی جارہی ہے لیکن ڈش، ٹی وی سستے اس لئے ہوتے ہیں کہ اس چیز کو عام کرو۔ آگے آئے گا دنیا میں ایک گروپ ہے جو چاہتا ہے کہ ایمان والوں میں فحاشی پھیلائے۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ اس سے بچنے کا ہمیں کوئی راستہ سمجھ آجائے۔ جب ہم بچوں کو مصروف رکھنے کی بجائے فارغ رکھیں گے تو یہی حالات ہوں گے۔

آج بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ میڈیا ہے، جن چیزوں سے مدد لے کے آج ہم اسلام کو پھیلا سکتے تھے، وہاں سے شر جارہا ہے اور ہم زیادہ سے زیادہ باتیں کر کے پیچھے ہو جاتے ہیں۔ ہم مسلمانوں کو اس طرح کے کام کرنے کے لئے کوشش کرنی پڑے گی۔ جتنی زیادہ خوبصورتی سے وہ برائی کو پھیلا رہے ہیں اگر ہم اتنی ہی خوبصورتی سے نیکی پھیلائیں تو ان شاء اللہ وقت لگے گا لیکن ضرور کامیاب ہوں گے۔ اسلامی چینل بنائیں اور ساتھ ہی ساتھ اپنے بچوں کو لے کر چلیں۔

رشید کرولیا صاحب کی ایک ریسرچ ہے۔ انہوں نے اس پر ریسرچ کر کے دیکھا تو انہوں نے کہا کہ شیطان کا مؤذن موسیقار ہے کیونکہ بعض دفعہ گانے کو شیطان کی اذان بھی کہا جاتا ہے۔ اور گانوں کے شعر کیا ہوتے ہیں کہ مر کے بھی تم کو چاہیں گے۔

کوئی انسانوں والی بات نہیں ہے۔ عربی محاورہ ہے کہ جس شعر میں جتنا زیادہ جھوٹ ہوتا ہے وہ سب سے زیادہ اچھا ہوتا ہے۔

ابنِ تیمیہ فرماتے ہیں؛ان کا ایک رسالہ ہے 'وجد السماع'، کہتے ہیں گانے کی محفلوں میں شیطان اترتے ہیں۔ جس رقاصہ پر شیطان مسلط ہو جائے وہ سامعین کے سروں پر آ کے ناچتا ہے اور شیطانی وجد میں مبتلا لوگ کبھی آگ میں گھس جاتے ہیں اور ان کو نقصان نہیں ہوتا۔یعنی اس طرح سے انسانی جوش بڑھتا ہے کہ پھر اس کو سمجھ ہی نہیں آتی کہ میں کیسے ہوں۔

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہماری نسلوں کی حفاظت کریں۔

کوشش کریں اپنے بچوں کے لئے کوئی نہ کوئی مصروفیات ڈھونڈیں۔